نکاح کی ایک غرض بقائے حقیقی کے حصول کی طرف توجہ دلانا ہے

(فرمودہ ۲۳- جون ۱۹۲۱ء)

۲۳- جون ۱۹۲۱ء بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک لہ نکاح کے موقع پر خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد مندرجہ ذیل ارشاد فرمایا :-

میں گلے کی تکلیف کی وجہ سے زیادہ نہیں بول سکتا۔ مگر پھر بھی انہی مضامین کی طرف توجہ دلاتا ہوں جن کی طرف خطبہ نکاح میں توجہ دلائی گئی ہے۔

نکاح کیا ہے؟ یہ ایک سوال ہے جو ہر شخص کے دل میں پیدا ہونا چاہئے۔ یہ بات نہ صرف انسانوں میں ہے بلکہ حیوانات میں بھی ذکور کا اناث کی طرف اور اناث کا ذکور کی طرف میلان ہے۔ بلکہ جوں جوں علوم ترقی کرتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حیوانات ہی میں نہیں نباتات میں بھی یہ خواہش پائی جاتی ہے۔ قرآن کریم نے یہ بات بتائی تھی مگر لوگ اس کو نہ سمجھے۔ اب سائنس سے یہ بات ظاہر ہوتی جاتی ہے جن میں ابھی تک معلوم نہیں ان میں یہ نہیں کہ ہے نہیں بلکہ یہ کہ ابھی ان کی اصلیت سے ناواقفیت ہے۔

یہ میلان اور یہ خواہش کیوں ہے؟ ہر انسان کے دل میں یہ سوال پیدا ہونا چاہئے کہ انسان، حیوان، نباتات غرض سب میں یہ خواہش پائی جاتی ہے۔ یہ خواہش کیوں۔ اس کے معلوم کرنے کا ذریعہ یہ ہے کہ اس کے نتیجہ پر غور کیا جائے۔ جب نتیجہ پر غور کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ

وہ نتیجہ بقاء ہے۔ اگر اس کا نتیجہ بقاء نہ ہو تو ساری دنیا فنا ہو جائے۔ ہر ایک جنس کی خواہش ہے کہ اگر وہ خود نہ رہے تو اس کا جانشین ضرور ہونا چاہئے۔ ہر چیز چاہتی ہے کہ وہ باقی رہے۔ اور یہ بات اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب دو چیزیں آپس میں ملیں۔ ہر چیز بقاء چاہتی ہے اور بقاء دو چیزوں کے ملنے کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ بقاء انسان کو متوجہ کرتی ہے کہ اس کو حقیقی بقاء حاصل ہو۔ تب اس کی توجہ خدا کی طرف جاتی ہے کوئی کہے کہ یہ خواہش تو کافر میں بھی ہے مگر اس کی زندگی کا مقصد یہیں تک ہے لیکن مؤمن کہتا ہے کہ اصل زندگی موت سے گزرنے کے بعد حاصل ہوتی ہے اور اس کے لئے رنج اور مصیبت یہ ہے کہ خدا سے دوری ہو۔

پس حقیقی بقاء کے لئے اس طرف متوجہ کیا گیا ہے دنیا کے میل میں فنا ہے اور کچھ کھویا جاتا ہے۔ لیکن وہ میل جو خدا سے ہو وہ باقی رہتا ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے باقی رہتا ہے ان دونوں باتوں کی طرف نکاح میں متوجہ کیا گیا ہے۔

(الفضل ۱۸۔ جولائی ۱۹۲۱ء صفحہ ٦)

ؔ۱ فریقین کا علم نہیں ہو سکا۔